محمد ناظم الدین قاسمی

حضرت امام اعظمؒ کی اپنے شاگرد امام ابو یوسفؒ کو وصیتیں

- فرمایا اے یعقوب تم اللہ سے ڈرنے کو اور امانت ادا کرنے کو اور تمام عوام وخواص کی خیر خواہی کو لازم پکڑ لو۔
- تنہائی میں اللہ سے اسی طرح کا تعلق رکھو جیسا کہ علانیہ طور پر سب کے سامنے اللہ سے تعلق رکھتے ہو، خلوت جلوت میں اخلاص سے اللہ کی طرف متوجہ رہو۔
- لوگوں کے درمیان ہوتے ہوئے اللہ تعالیٰ کا ذکر خلوت وجلوت میں اخلاص سے اللہ کی طرف متوجہ رہو اور زیادہ کیا کرو تا کہ لوگ تم سے ذکر سیکھیں، اور وہ بھی کرنے لگیں۔
- نمازوں کے بعد اپنے لئے کچھ ورد مقرر کر لو جس میں قرآن کی تلاوت، اللہ کا ذکر کرو۔
- ہر مہینے میں چند دن ایسے مقرر کر لو جن میں روزے رکھا کرو تا کہ دوسرے لوگ بھی اس میں تمہاری اقتداء کریں۔
- اپنے نفس کی نگرانی کرو تا کہ وہ گناہوں اور لایعنی کاموں میں مشغول نہ ہو جائے اور دوسروں کی بھی نگرانی کرو۔
- خطاؤں میں لوگوں کی اتباع نہ کرو بلکہ صحیح اور درست کاموں میں ان کی اتباع کرو(اس سے مراد دنیاوی انتظامی امور ہیں)
- جب تمہیں معلوم ہو کہ فلاں آدمی اچھا نہیں ہے تو اس کی برائی کا تذکرہ نہ کرو بلکہ اس کے اندر خیر تلاش کرو۔
- موت کو یاد کرو اور استادوں کیلئے اور ان سب لوگوں کیلئے دعائے مغفرت کرو جن سے تم نے دین حاصل کیا ہے۔
- لعنت اور سب وشتم کا استعمال نہ رکھنا۔
- جب موذن اذان دے تو مسجد میں داخل ہونے کے لئے تیار ہو جاؤ تا کہ عوام تم سے پہلے نہ پہونچ جائیں۔
- جو کوئی بات اپنے پڑوسی کی ناقابل اظہار دیکھو اس کی پردہ پوشی کرو کیونکہ تمہارے پاس امانت ہے اور دوسروں کے بھی حالات ظاہر نہ کرو۔
- جو کوئی تم سے کسی چیز میں مشورہ طلب کرے تو اس کو مشورہ دو جس میں تم کو یقین ہو کہ یہ مشورہ تم کو اللہ سے قریب کر دے گا۔

- لالچی نہ بننا، نہ جھوٹا بننا اور نہ ایسی باتیں کرنا جو لوگوں کو چکر میں ڈالنے والی ہوں بلکہ اپنی مروت کو تمام امور میں محفوظ رکھنا۔
- ہمیشہ اپنے دل کو غنی رکھنا اور تنگ دستی ظاہر نہ ہونے دینا اگرچہ تنگ دستی ہو۔
- تم ہمت والے بننا کیونکہ جس کی ہمت کمزور ہو اس کا مرتبہ بھی کمزور ہوتا ہے۔

جب راستے میں چلو تو دائیں بائیں نہ دیکھو بلکہ ہمیشہ نظر زمین کی طرف رکھو۔

- دنیا کو حقیر جانو، جو اہل علم کے نزدیک حقیر ہے، کیونکہ اللہ کے نزدیک اہل علم کیلئے جو کچھ ہے وہ اس دنیا سے بہتر ہے۔
- اپنے ذاتی کام اور انتظامی امور کسی دوسرے شخص کے حوالے کرو تاکہ علم پر پوری طرح متوجہ ہو سکو اور اس سے تمہاری عزت محفوظ رہے گی۔
- دیوانوں سے بات کرنے سے پرہیز کرنا اور ان لوگوں سے بات مت کرنا جو طلب جاہ کیلئے بحث کرتے ہیں
- جب تم ایسے لوگوں کے پاس جاؤ جو تم سے بڑے ہوں تو ان کے ہوتے ہوئے اس وقت تک نشست وغیرہ میں برتری اختیار مت کرنا جب تک کہ وہ تم کو برتری نہ دیں۔
- جب تم کسی جماعت کے اندر موجود ہو تو نماز پڑھانے میں ان سے آگے مت بڑھنا جب تک کہ وہ خود ہی تم کو بطور اکرام آگے نہ بڑھائیں۔
- عوامی تفریح گاہوں میں مت جانا۔
- مجلس میں غصہ سے پرہیز کرنا۔
- عوام میں بازاری لوگوں میں جو شخص تمہارے ساتھ جھگڑا کرے تم اس سے مت جھگڑا کرنا ایسا کرو گے تو عزت جاتی رہے گی۔
- جو لوگ تم سے فقہ حاصل کرنے والے ہوں ان کی طرف پوری توجہ کرنا ان کو اپنی اولاد کی طرح سمجھنا۔
- اگر تم دس سال بھی بغیر خوراک اور بغیر کسب معاش کے رہ جاؤ تب بھی علم کی جانب سے روگردانی نہ کرنا۔
- عوام کے سامنے صرف اسی بارے میں بات کرنا جس کے بارے میں تم سے سوال کیا جائے۔ یعنی بقدر ضرورت شرعی جواب دے کر خاموش ہو جاؤ۔
- دنیاوی معاملات اور تجارت کے بارے میں عوام کے سامنے بات مت کرنا سوائے ان امور کے جن کا علم سے تعلق ہو تا کہ یہ نہ سمجھا جائے کہ تم کو مال سے محبت ہے اور اس کی رغبت ہے۔
- عوام کے سامنے نہ ہنسو۔

- راستوں میں نہ بیٹھو اگر تم کو اس کی ضرورت ہو کہ گھر کے علاوہ کسی جگہ بیٹھو تو مسجد میں بیٹھ جانا۔
- دو کانوں پر مت بیٹھنا۔
- عورتوں کیساتھ زیادہ گفتگو نہ کرنا اوران کیساتھ اٹھنے بیٹھنے کی کثرت نہ کرنا کیونکہ اس سے دل مردہ ہو جاتا ہے
- زیادہ ہنسنے سے پرہیز کرنا کیونکہ یہ دل کو مردہ کر دیتا ہے۔
- اپنی رفتار میں سکون اور اطمینان اختیار کرنا اور اپنے کاموں میں جلدی مت کرنا۔
- جب تم گفتگو کرو تو چیخ و پکار زیادہ نہ کرو، آواز بلند نہ کرو۔
- اپنے نفس کیلئے سکون اختیار کرو، اعضاء و جوارح کو کم حرکت دو تا کہ لوگوں کے نزدیک سنجیدگی ثابت ہو جائے
- اہل ہوا جو بدعت اعتقادی یا عملی میں مبتلا ہوں ان کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا نہ کرنا الا یہ کہ دین کی طرف دعوت دینے کیلئے ان کے پاس جانا پڑے۔

بقیہ صفحہ ۲۵ سے : <u>صرف عارضی مدت کے لئے قرض بغیر ربا (قرض حسنہ)</u> کی اجازت محولہ بالا آیات قرآن میں ہے اور وہ عارضی قرض رہن کے ساتھ یا بغیر رہن کے بھی ہوسکتا ہے۔ قرض حسنہ میں یہ امکان ضرور رہتا ہے کہ زرِ قرض کی قدرِ زر بوقت ادائیگی اور بوقت واپسی میں نمایاں فرق ہو یعنی کم ہو یا زیادہ ہو۔ زرِ قدر میں ایسی کمی وبیشی کے حتمی ازالے کے لئے اس معیاری چیز کو بنیاد بنایا جاسکتا ہے جو نصاب زکوٰۃ کی بنیاد ہے یعنی سونا یا چاندی۔ لہٰذا قرضِ حسنہ کی رقم کو بوقت ادائیگی اور بوقت واپسی نہایت آسانی کے ساتھ سونے یا چاندی کی قدرِ رائج الوقت سے منسلک کیا جاسکتا ہے۔ مختصراً یہ کہ یہودی ایجاد ''ربا'' کی ہر شکل (سودی بینک یا سودی معیشت) کو قرآن مسترد کر کے ایک متبادل نظام فراہم کر دیتا جو نہایت معقول و متوازن ہے۔

۵۔ حاصل کلام یہ ہے کہ محولہ بالا آیات قرآں نے نہ صرف یہود کی ایجاد کردہ معیشت ربا قرضہ جات کے پورے سازشی و شیطانی چکر کو حرام قرار دیا ہے۔ بلکہ اسی حرام کاری میں ملوث لوگوں کے خلاف اللہ اور رسول کی جنگ کا اعلان بھی کر دیا ہے۔ ساتھ ہی حلال معیشت فوز وفلاح کے تین واضح اجزائے ترکیبی بھی مقرر کر دیئے ہیں۔ اولاً نظام زکوٰۃ و صدقات، دوسرا نظام تجارت، صنعت و حرفت وغیرہ (انفرادی یا اجتماعی براصول نفع و نقصان/شراکت و مضاربت وغیرہ) اور تیسرا نظام عارضی قرضِ حسنہ یہ ہے وہ قرآنی نسخہ کیمیا جو یہودی نظامِ ربا اور قرضہ جات کی لعنت و ہلاکت اور ظلم و استحصال کا قلع قمع کر دیتا ہے اور اسی قرآنی معیشت پر بذریعہ سنتِ متواتر ملی افکار وافعال دونوں کا اتفاق واجماع رہا ہے اور ہمیشہ رہے گا۔ اس قرآنی کسوٹی سے ہٹ کر جو کچھ بھی کہا جاتا ہے وہ لوگوں کی محض خیال آرئیاں ہیں یا نکتہ سنجیاں ہیں یا فقہی باریکیاں ہیں۔